فَسۡـَٔلُوۡۤا اَهۡلَ الذِّكۡرِ اِنۡ كُنۡتُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ

”تو پوچھ لیا کرو ان سے جو جانتے ہیں، اگر تم نہیں جانتے“ (ترجمہ شیخ الہندؒ)

فتاویٰ یَسْئَلُوْنَکَ

دارالافتاءِ والارشاد

الباقیات الصالحات فاؤنڈیشن رجسٹرڈ

شمارہ 45 | جمعۃ المبارک 14 جمادی الاولیٰ 1441ھ 10 جنوری 2019ء

سوال ارسال کرنے کے طریقے

- بالمشافہ: سوالات تحریری صورت میں متعین سوالنامے پر بالمشافہ جمع کروائیں۔
- بذریعہ ویب سائٹ: www.yasalunak.com پر موجود سوالنامے کے ذریعے ارسال کریں۔
- بذریعہ برقی مراسلہ: ask@yasalunak.com پر برقی مراسلے (ای میل) کی صورت میں ارسال کریں۔
- بذریعہ واٹس ایپ: 0333-9206874 پر مکمل نام کے ساتھ واٹس ایپ کریں۔

نوٹ: جوابات/فتاویٰ سوالات موصول ہونے کی ترتیب سے ارسال کیے جاتے ہیں۔

دارالافتاء والارشاد، الباقیات الصالحات فاؤنڈیشن رجسٹرڈ، فقہ اکیڈمی C-335 بلاک 1، گلستان جوہر، کراچی

سوال: ہمسایہ یا قرابت دار کے مانگنے پر عام استعمال کی چیز مثلاً پانی کا پائپ، وائپر، سیڑھی، کرسی، کوئی برتن، جو سر مشین یا ایسی چیز جو خرچ ہو جائے، مثلاً: مصالحہ جات، فرنائل، باتھ روم کی صفائی کا سامان، دودھ وغیرہ کے لیے انکار کرنا کیسا ہے جبکہ جو چیز استعمال ہو کر ختم ہو گئی وہ تو درست، ان کی واپسی کا کوئی تقاضہ نہیں مگر باقی اشیاء استعمال کے بعد خود واپس نہیں کرتے یا پھر خراب کر دیتے ہیں۔ برائے مہربانی سورۃ الماعون آیت ۷ کی روشنی میں وضاحت فرمادیں۔

جواب: اس آیت {وَ يَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ} کے ضمن میں مفسرین کے تین اقوال ذیل میں نقل کیے گئے ہیں:

ایک قول کے مطابق اس سے مراد زکوٰۃ نہ دینا ہے، دوسرے قول کے مطابق اس سے مراد فرائض کی ادائیگی میں غفلت کرنا اور تیسرے قول کے مطابق اس سے مراد عاریت میں دی جانے والی گھریلو استعمال کی اشیاء سے منع کرنا ہے۔

یہ تیسرا قول زیادہ تر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمۃ اللہ علیہم سے مروی ہے۔ البتہ مشہور تابعی مفسر عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مطابق اس سے مراد مال کی زکوٰۃ سے لے کر چھوٹی سے چھوٹی چیز حتیٰ کہ ڈول اور سوئی کو خرچ کرنا یا عاریت پر دینا مراد ہے۔ یہ تفسیر تمام اقوال کو شامل ہے۔

گھریلو استعمال کی اشیاء کی دو قسمیں ہیں، ایک وہ جو استعمال کرنے سے خرچ نہیں ہوتیں، مگر قیمتی ہونے کے باعث استعمال سے خراب ہونے کا اندیشہ ہے لیکن اگر کوئی شخص ان کو صحیح استعمال کرتا ہو اور وہ عاریت پر مانگے تو منع کرنا درست نہیں۔

اور دوسری قسم ان اشیاء کی ہے جو استعمال سے خرچ ہو جاتی ہیں ان کے بارے میں اختیار ہے کہ اگر صاحب استطاعت ہے تو صدقہ کے طور پر بھی دے دے ورنہ انکار کرنا بھی جائز ہے۔ اگر عاریت پر مانگنے والے شخص کی عادت خراب ہے کہ اشیاء کی واپسی میں پریشان کرتا ہے یا پھر ان کی حفاظت میں کوتاہی کا مرتکب ہوتا ہو تو ایسے شخص کو کوئی چیز عاریت پر نہ دینا جائز ہے۔ اور جو اشیاء بالکل معمولی درجے کی ہیں، مثلاً ماچس کی تیلی، پانی کا گلاس، نمک، معمولی درجے کی دیگر اشیاء جن میں عام طور پر بخل نہیں کیا جاتا ہے تو ان میں بخل کرنا درست نہیں یہ اشیاء ہر حال میں دے دینی چاہئیں۔

وقوله تعالى: {وَيَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ} أَيْ لَا أَحْسَنُوا عِبَادَةَ رَبِّهِمْ، وَلَا أَحْسَنُوا إِلَى خَلْقِهِ، حَتَّى وَلَا بِإِعَارَةِ ما ينتفع به مع بقاء عينه ورجوعهم إِلَيْهِمْ، فَهَؤُلَاءِ لِمَنْعِ الزَّكَاةِ وَأَنْوَاعِ الْقُرُبَاتِ أُولَى وأولى. وقد قال مجاهد {الماعون} الزكاة، وَقَالَ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ: إِنْ صَلَّى رَاءَى، وَإِنْ فَاتَتْهُ لَمْ يَأْسَ عَلَيْهَا، وَيَمْنَعُ زَكَاةَ مَالِهِ، وَفِي لَفْظٍ: صَدَقَةَ مَالِهِ. وَقَالَ زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ: هُمُ الْمُنَافِقُونَ ظَهَرَتِ الصَّلَاةُ فصلوها، وخفيت الزكاة فمنعوها. وسئل ابْنُ مَسْعُودٍ عَنِ الْمَاعُونِ؟ فَقَالَ: هُوَ مَا يَتَعَاطَاهُ النَّاسُ بَيْنَهُمْ مِنَ الْفَأْسِ وَالْقِدْرِ وَالدَّلْوِ وأشباه ذلك، وقال ابن جرير، عن عبد الله قَالَ: »كُنَّا أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَتَحَدَّثُ أَنَّ الْمَاعُونَ الدلو والفأس والقدر لا يستغنى عنهن«، وَلَفْظُ النَّسَائِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ، وَكُنَّا نَعُدُّ الْمَاعُونَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَارِيَّةَ الدلو والقدر، وعن ابْنِ عَبَّاسٍ: {وَيَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ} يَعْنِي مَتَاعَ الْبَيْتِ، وكذا قال مجاهد والنخعي أنها العارية للأمتعة، وقد اخْتَلَفَ النَّاسُ فِي ذَلِكَ، فَمِنْهُمْ مَنْ قَالَ: يَمْنَعُونَ الزَّكَاةَ، وَمِنْهُمْ مَنْ قَالَ: يَمْنَعُونَ الطَّاعَةَ، ومنهم من قال: يمنعون العارية، وعن عَلِيٍّ: الْمَاعُونُ مَنْعُ النَّاسِ الْفَأْسَ وَالْقِدْرَ وَالدَّلْوَ، وَقَالَ عِكْرِمَةُ: رَأْسُ الْمَاعُونِ زَكَاةُ الْمَالِ وَأَدْنَاهُ المنخل والدلو والإبرة، وَهَذَا الَّذِي قَالَهُ عِكْرِمَةُ حَسَنٌ، فَإِنَّهُ يَشْمَلُ الْأَقْوَالَ كُلَّهَا، وَتَرْجِعُ كُلُّهَا إِلَى شَيْءٍ وَاحِدٍ، وَهُوَ تَرْكُ الْمُعَاوَنَةِ بِمَالٍ أَوْ مَنْفَعَةٍ. (مختصر تفسير ابن كثير، سورة الماعون)

قال أبو بكر: يجوز أن يكون جميع ما روى فيه مرادا؛ لأن عارية هذه الآلات قد تكون واجبة فى حال الضرورة إليها ومانعها مذموم مستحق للذم، وقد يمنعها المانع لغير ضرورة فينبئ ذلك

عن لؤم ومجانبة أخلاق المسلمين(أحكام القرآن للجصاص، ومن سورة أرأيت الذى يكذب بالدين)

سوال: ایک صاحب نے اپنے کسی دوست کو ایک رقم بطور قرض دی تھی۔ نیت یہ تھی کہ اگر اس نے واپس کردی تو لے لوں گا، ورنہ اسے میری طرف سے معاف ہے۔تقریباً بیس پچیس سال کے بعد بغیر کسی مطالبے کے اس نے آدھی رقم واپس کردی۔ سوال یہ ہے کہ اس رقم پر زکوٰۃ کیا اسی سال کی دینا پڑے گی یا گزشتہ سالوں کی زکوٰۃ بھی ادا کرنا ہوگی؟

جواب: صورت مسئولہ میں جس وقت آپ نے یہ کہا کہ ''اگر اس نے رقم ادا کردی تو لے لوں گا ورنہ میری طرف سے معاف ہے'' یہ قرض معاف کرنے کی پختہ نیت نہ ہونے کی وجہ سے معاف نہیں ہوا، لیکن اگر آپ نے کسی وقت قرض معاف کرنے کی پختہ نیت کرلی ہو تو قرض معاف کرنے سے آپ کے ذمہ اس رقم کی زکوٰۃ معاف ہوگئی۔معاف کرنے کی نیت کے بعد آپ کے ذمہ اس رقم کی زکوٰۃ لازم نہ رہی، البتہ اس سے پہلے کی لازم ہے۔لیکن قرض معاف کرنے کی صورت میں اگر اس نے بغیر مطالبہ کے یہ رقم آپ کو واپس کردی ہے تو آپ کے لیے اس رقم کا لینا درست نہیں، کیونکہ آپ اس قرض کو معاف کرچکے تھے۔ لہٰذا یہ رقم اس کو واپس کردیں۔

ولو كان له دين على فقير فأبرأه عنه سقط عنه زكاته نوى به عن الزكاة أو لا؛ لأنه كالهلاك. (الفتاوى الهندية، كتاب الزكاة، الباب الأول)

قلت: وقدمنا أول الزكاة اختلاف التصحيح فيه، ومال الرحمتى إلى هذا وقال بل فى زماننا يقر المديون بالدين وبملاءته ولا يقدر الدائن على تخليصه منه فهو بمنزلة العدم. (رد المحتار، كتاب الزكاة، باب مصرف الزكاة والعشر)

سوال: سنن ترمذی کی ایک روایت ہے جس میں یہ ذکر ہے کہ حجرِ اسود دودھ سے بھی زیادہ سفید تھا، جسے اولادِ آدم کے گناہوں نے سیاہ کردیا ہے۔اس حدیث کی وضاحت کردیجیے کہ بنی آدم کے گناہوں سے حجر اسود کے سیاہ ہونے میں کیا حکمت ہے اور اس کی کیا وجہ ہے؟

جواب: روایت کے الفاظ یہ ہیں:

عن ابن عباس قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: نزل الحجر الأسود من الجنة، وهو أشد بياضا من اللبن فسودته خطايا بني آدم. (سنن الترمذى، ابواب الحج، باب ما جاء فى فضل الحجر الأسود)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حجر اسود جب جنت سے نازل کیا گیا تو دودھ سے بھی زیادہ سفید تھا، مگر بنی آدم کی خطاؤں نے اسے سیاہ کردیا۔

اس حدیث کی شرح میں بعض محدثین فرماتے ہیں کہ یہ اپنے ظاہر پر محمول ہے یعنی حجر اسود واقعی جنت سے سفید رنگ میں نازل ہوا اور بنی آدم کی خطاؤں نے اسے کالا کردیا۔

لا ملجئ للتأويل الذى ذكره القاضى والتوربشتى بل يحمل الحديث على ظاهره، إذ لا مانع من ذلك عقلاً ولا سمعًا. (مرعاة المفاتيح، كتاب المناسك، باب دخول مكة والطواف)

بعض محدثین کا فرمان ہے کہ ارشاد نبوی اپنے حقیقی معنی پر محمول نہیں بلکہ اس میں حجر اسود کی شرف وکرامت اور انسانی گناہوں کا تقابل محض مجاز اور تمثیل کے طور پر کیا گیا ہے کہ معاصی کی شدت اور شناعت ایک اشرف واکرم پتھر کو بھی کالا کرسکتی ہے تو انسان کا دل ان گناہوں کے اثر سے مہر زدہ ہونے سے کیسے بچ سکتا ہے۔

لعل هذا الحديث جار مجرى التمثيل، والمبالغة فى تعظيم شأن الحجر، وتفظيع أمر الخطايا والذنوب، والمعنى أن الحجر لما فيه من الشرف والكرامة، وما فيه من اليمن والبركة، يشارك جواهر الجنة، فكأنه نزل منها، وإن خطايا بني آدم تكاد تؤثر فى الجماد، فتجعل المبيض منها مسوداً، فكيف بقلوبهم (شرح المشكاة

للطیبی، کتاب المناسک، باب دخول مکة والطواف)

سوال: آج کل جب لڑکے والے کہیں رشتہ کرتے ہیں تو لڑکی والوں کی طرف سے کچھ شرائط کا مطالبہ کیا جاتا ہے، جن کا اندراج باقاعدہ نکاح نامے میں بھی کرایا جاتا ہے۔ مثلاً دوسری شادی کی صورت میں لڑکا اتنی رقم دے گا، طلاق کی صورت میں اتنی رقم دے گا یا روٹھنے کی صورت میں اتنا جیب خرچ دے گا اور عام حالات میں گھر میں اتنا جیب خرچ دے گا۔ از راہِ کرم یہ بتا دیجیے کہ ایسی شرائط کی کیا حیثیت ہے شریعت کی نظر میں اور اس طرح رشتہ جوڑنے کے لیے کیا کیا جائے، جبکہ رشتہ جوڑنا بھی ضروری ہو اور لڑکی والے شرائط چھوڑنے پر بھی آمادہ نہ ہوں جتنا جلد ہو سکے جواب دے دیں کیونکہ لڑکے والے جلد از جلد معاملات کو طے کر کے شادی کرنا چاہتے ہیں۔

جواب: صورت مسئولہ میں پہلی تین شرطیں یعنی دوسری شادی کرنے، طلاق دینے، لڑکی کے روٹھ جانے کی صورت میں جو رقم طے کی گئی ہے وہ رشوت کے زمرے میں آتی ہے اس لیے لڑکی والوں کی طرف سے اس قسم کی شرط رکھنا پھر شرائط کی خلاف ورزی کی صورت میں مذکورہ رقم وصول کرنا جائز نہیں ہے۔ البتہ چوتھی شرط کہ عام حالات میں لڑکا اتنی رقم دے گا اگر شوہر بیوی کو اپنی حیثیت کے مطابق رہائش اور کھانا اور لباس فراہم کرے تو اس کے بعد بیوی کے لیے الگ سے جیب خرچ کا مطالبہ کرنا جائز نہیں، تاہم شوہر کو چاہیے کہ اپنی حیثیت کے مطابق کچھ جیب خرچ دے دیا کرے۔

(أخذ أهل المرأة شيئا عند التسليم فللزوج أن يسترده) لأنه رشوة.(الدر المختار، كتاب النكاح باب المهر ،مطلب أنفق على معتدة الغير)

(قوله عند التسليم) أي بأن أبى أن يسلمها أخوها أو نحوه حتى يأخذ شيئا، وكذا لو أبى أن يزوجها فللزوج الاسترداد قائما أو هالكا لأنه رشوة. بزازية. وفي الحاوي الزاهدي برمز الأسرار للعلامة نجم الدين: وإن أعطى إلى رجل شيئا لإصلاح مصالح المصاهرة إن كان من قوم الخطيبة أو غيرهم الذين يقدرون على الإصلاح والفساد وقال هو أجرة لك على الإصلاح لا يرجع وإن قال على عدم الفساد والسكوت يرجع لأنه رشوة، والأجرة إنما تكون في مقابلة العمل والسكوت ليس بعمل وإن لم يقل هو أجرة يرجع؛ وإن كان ممن يقدرون على ذلك، إن قال هو عطية أو أجرة لك على الذهاب والإياب أو الكلام أو الرسالة بيني وبينها لا يرجع، وإن لم يقل شيئا منها يكون هبة له الرجوع فيها إن لم يوجد ما يمنع الرجوع. (رد المحتار كتاب النكاح باب المهر ،مطلب أنفق على معتدة الغير)

سوال: اس حدیث کے بارے میں وضاحت فرمادیں کیا یہ حدیث ثابت ہے؟ حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ جو شخص روزانہ پچاس دفعہ درود شریف پڑھے گا قیامت کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے مصافحہ فرمائیں گے۔

جواب: یہ حدیث علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب القول البدیع میں ابن بشکوال رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے نقل کی ہے، روایت کے الفاظ یہ ہیں: قال النبي - صلى الله عليه وسلم - من صلى علي في يوم خمسين مرة صافحته يوم القيامة. (القول البديع في الصلاة على الحبيب الشفيع، الباب الثاني في ثواب الصلاة على رسول الله صلى الله عليه وسلم)

اور ابن بشکوال رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب قربۃ الی رب العالمین بالصلوۃ علی محمد سید المرسلین میں اپنی سند کے ساتھ اس روایت کو نقل فرمایا ہے۔ ابن بشکوال رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے حافظ امام اور متقن کے القابات بیان فرمائے ہیں:

ابن بشكوال الحافظ الإمام المتقن (تذكرة الحفاظ)

لہٰذا اس حدیث کی اصل موجود ہے اور اس فضیلت کے حصول کے لیے درود شریف کا پڑھنا جائز ہے۔

ختم شد